Urdu Department
CCS University Meerut

شعبۂ اردو
چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ

ہماری آواز

ہماری آواز

شعبۂ اردو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میرٹھ

یو جی سی کیئر لسٹ میں شامل جرنل   ISSN : 2394-7381

ہماری آواز

Hamari Aawaz

شمارہ:23   جولائی تا دسمبر 2023

سرپرست اعلیٰ : پروفیسر سنگیتا شکلا (شیخ الجامعہ، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

سرپرست : پروفیسر سنجیو کمار شرما (ڈین فیکلٹی آف آرٹس، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

مدیر اعلیٰ : پروفیسر اسلم جمشید پوری (صدر، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

مدیر : شاداب حسن (ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

نگراں : ڈاکٹر آصف علی (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

: ڈاکٹر شاداب علیم (اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

مشیر : ڈاکٹر ارشاد سیانوی (شعبۂ اردو، چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ)

ایڈیٹوریل بورڈ : عرفان عارف (ریسرچ اسکالر)، ماہ و عالم (ریسرچ اسکالر)، عظمیٰ سحر (ریسرچ اسکالر)، شہناز پروین (ریسرچ اسکالر)
سیدہ مریم الٰہی (ریسرچ اسکالر)، علما ملک (ریسرچ اسکالر)، محمد طلحہ (ایم اے سال دوم)، محمد ساجد ربانی (ایم اے سال اول)

کمپوزنگ : سعید احمد سہارنپوری، محمد شمشاد (سی سی ایس یونیورسٹی، میرٹھ)

قانونی مشیر : پروفیسر انجلی متل (پرنسپل، میرٹھ کالج، میرٹھ) ڈاکٹر محمد شعیب (ایڈوکیٹ)

مجلس ماہرین : EXPERT PANNEL

☆ پروفیسر یوسف عامر (جامعہ ازہر، مصر) ☆ پروفیسر ارتضیٰ کریم (شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی)
☆ پروفیسر محمد غلام ربانی (ڈھاکہ یونیورسٹی، بنگلہ دیش) ☆ پروفیسر ناصرہ بلقیس (صدر، شعبہ اردو، راجستھان یونیورسٹی) ☆ پروفیسر کوثر مظہری (جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی) ☆ پروفیسر قدوس جاوید (سابق صدر، کشمیر یونیورسٹی)

قیمت: تازہ شمارہ: -/Rs. 400 مجلد: -/450 بیرونی ممالک 5 امریکی ڈالر

ناشر : پروفیسر اسلم جمشید پوری

شعبۂ اردو : چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ

URL: http://ccsuniversity.ac.in/ccsu/adminSdept/
duccsumrt@gmail.com, aslamjamshedpuri@gmail.com,
muhammadshamshadinfo@gmail.com
Mobile: 09456259850, 9759238472

Ravi Publications, Meerut-9319564620

فہرست

ہماری آواز

عنوان	مصنف	صفحات
مدیر اعلیٰ کے قلم سے	پروفیسر اسلم جمشید پوری	6-7
اداریہ	شاد زمن	8-9

مضامین

عنوان	مصنف	صفحات
اختر کاظمی کی شخصیت اور صحافت: ایک جائزہ	پروفیسر اسلم جمشید پوری	10-15
بیسویں صدی کی ابتدائی دہائیاں اور خواتین افسانہ نگار	پروفیسر ریشما پروین، لکھنؤ	16-25
فاروق بخشی کی فکری جہتیں: عظمت نسواں کے حوالے سے	پروفیسر آمنہ تحسین، حیدرآباد	26-34
ذوقی مظفر نگری، نواب ناظم میو کی نبیرۂ ذوق کے آئینے میں	سید ضیاء حسین، لاہور	35-40
رقیہ جمال کے افسانچے	ڈاکٹر کہکشاں لطیف، حیدرآباد	41-45
اردو شاعرات کی عصری حسیت	پروفیسر ہما مسعود، میرٹھ	46-70
شاہد احسن مرادآبادی کا غزلیہ اختصاص	ڈاکٹر آصف علی، میرٹھ	71-78
مراثیٔ انیسؔ کے کرداروں میں ہندوستانی عناصر	ڈاکٹر شاداب علیم، میرٹھ	79-85
پروفیسر خورشید الاسلام کی مایہ ناز تخلیق: تھری مغل پوئٹس	ڈاکٹر ظفر گلزار، حیدرآباد	86-91
ستاروں سے آگے ایک تجزیاتی مطالعہ	ڈاکٹر ارشاد سیانوی، میرٹھ	92-101
میرٹھ کی چند غیر معروف شاعرات	ڈاکٹر وصی اعظم انصاری، لکھنؤ	102-109
۱۹۵۰ء کے بعد دبستانِ میرٹھ	سراج انور محمد میران ناندیڑ	110-125
دکھیارے: تہذیب اودھ کا نوحہ گر	پروفیسر ریشما پروین، لکھنؤ	126-132
قومی یکجہتی اور اردو شاعری	ڈاکٹر آصف علی، میرٹھ	133-138
سہرے کی ادبی معنویت	ڈاکٹر شاداب علیم، میرٹھ	139-141
آنکھ جو سوچتی ہے، پر ایک نظر	ڈاکٹر ارشاد سیانوی، میرٹھ	142-153
غیاث احمد گدی کے افسانے	ڈاکٹر فہیمہ الیاس، رانچی	154-167

ڈاکٹر وصی اعظم انصاری

لکھنؤ

میرٹھ کی چند غیر معروف شاعرات

دنیا کے ہر خطے میں مشرق ہو کہ مغرب، عرب ہو کہ عجم، دہلی ہو کہ دکن، لکھنؤ کہ میرٹھ خواتین نے سماجی، سیاسی، تہذیبی، مذہبی، علمی وادبی ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں۔ خواتین میں فنون لطیفہ سے لذت گیر ہونے کے جذبات مردوں سے کچھ زیادہ ہوتے ہیں۔ مصوری، موسیقی اور شاعری کے لئے جن لطیف احساسات، نازک خیالات اور پرکشش انداز بیان کی جو اشد ضرورت ہوتی ہے وہ خواتین میں بدرجہ اتم موجود ہوتے ہیں۔ لیکن معاشرے اور ماحول نے مستورات کے جذبات وکیفیات کو بہت کم ابھرنے، ظاہر ہونے اور انہیں منظر عام پر آنے کا موقع دیا۔ تاریخ ادبیات کے مطالعے کے بعد آپ کی جمال پرست نگاہ ایک نسوانی پیکر کی دید کو ترس جائے گی۔ عرب کے ریگستان کو شاعرات کی تخلیقات نے نخلستان میں تبدیل کر دیا۔ ایران کی سنگلاخ زمین کو فارسی شاعرات نے گلستاں بنا دیا اور برصغیر ہند تو خاتون شاعرات کی اس درجہ ممنون ومشکور ہے کہ اس کے بار احسان سے کبھی فراموش نہیں ہو سکتی ہے۔ ہمارے مورخین ادب یا ارباب نقد نے خواتین کے اتنے عظیم کارنامے اور ضخیم سرمائے سے حد درجہ بے اعتنائی برتی اور دوہرے معیار کو قائم رکھا ہے۔ اردو کے مشہور ومعروف نقاد گوپی چند نارنگ نے معاشرے میں عورتوں کے ساتھ صدیوں سے برتے جانے والے غیر مساویانہ سلوک کی تلخ حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے صدارتی خطبہ میں فرماتے ہیں:

"عورت اب بھی بری طرح سماجی استبداد اور بے انصافیوں کی شکار ہے، جس طرح اور دبے کچلے طبقات ہیں عورت بھی ان میں سے ایک ہے۔ سماج میں، صدیوں کی تاریخ میں پورے کرۂ ارض پر بشمول ہندوستان

اور پاکستان کے معاشروں نے phallocentric تہذیبوں نے یعنی
تمام رویوں، فلسفوں، ادب وفنون لطیفہ میں جو مردکی سوچ نے قائم کیے
ہیں۔ان میں کہیں نہ کہیں عورت آپریشن کا شکار رہی ہے۔خاتون کو خدا
نے وہی sensibility دی ہے جو کسی مرد کو میسر ہے۔ایک تو ہم نے
اسے تعلیم سے دور رکھا۔پھر ہم نے تخلیق سے دور رکھا۔جب کسی نے کچھ
تخلیق کیا ہم نے اس کا نوٹس نہیں لیا ۔"(1)

خواتین کی دلربا اداؤں پر جان قربان کرنے والے پدرانہ نظام کے پروردہ شاعروں نے اپنے تذکروں میں شاعرات کا تذکرہ تک نہیں کیا ہے۔اردو کے ابتدائی تذکروں میں میر تقی میرؔ کے نکات الشعراء کا شمار ہوتا ہے لیکن اس میں بھی شاعرات کا تذکرہ دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔میر کی دختر بیگم اختر خود شاعرہ تھی اور بیگم تخلص کرتی تھی جس کا ذکر میرؔ کے تذکرہ میں دیکھنے کو نہیں ملتا ہے۔نواب مصطفیٰ خان شیفتہ نے تذکرہ گلشن بے خار میں شاعرات کا ذکر کیا ہے اور غالباً پہلی بار کسی تذکرہ میں شاعرات کا ذکر دیکھنے کو ملتا ہے۔عبدالغفور نساخ کا تذکرہ سخن شعراء میں بطور ضمیمہ 39 شاعرات کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔اردو شاعرات کے تذکرہ کے متعلق شاداب علیم اپنی کتاب نظم جدید کی تثلیث میں رقم طراز ہیں:

"اردو تذکرہ نگاری کی تاریخ میں صرف چھ تذکرہ نگار ایسے گذرے ہیں جنہوں نے شاعرات کے کلام کو اردو دنیا سے متعارف کرایا۔ان میں فصیح الدین رنجؔ میرٹھی کا تذکرہ بہارستان ناز، درگا پرساد نادرؔ دہلوی کا تذکرہ "چمن انداز، مولوی عبدالحی صفا بدایونی کا تذکرہ "شمیم سخن، مولوی عبدالباری آسی الدنی میرٹھی کا تذکرہ" تذکرۃ الخواتین، مولوی محمد عباس کا تذکرہ "تذکرۃ النساء خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں لیکن فصیح الدین رنجؔ کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے اردو شاعرات کا تذکرہ اردو ادب میں پہلی بار پیش کیا۔یہ تذکرہ پہلی مرتبہ 1864ء مطبع دارالعلوم میرٹھ سے باہتمام منشی علی شائع ہوا۔دوسرے تمام تذکرہ جات بارہ سال بعد یعنی 1876ء کے بعد تحریر کیے گئے۔"(2)

یہاں پر یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ میرٹھ کے ارباب نقد یا تذکرہ نگاروں نے شاعرات کے کلام کو اردو دنیا سے متعارف کرانے (رنج میرٹھی اور مولوی آسی الدنی میرٹھی نے) میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ان شاعرات کو بقائے دوام عطا کیا ہے۔ رنج میرٹھی کے تذکرہ کو تعلیم نسواں کا پہلا منشور کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔

سرزمیں میرٹھ کو زمانہ قدیم سے ہی سماجی، سیاسی، تہذیبی، لسانی و ادبی اعتبار سے افتخار و امتیاز حاصل رہا ہے۔ علمی و ادبی نقطہ نظر سے بات کی جائے تو یہ علاقہ ہمیشہ سے سرسبز و شاداب رہا ہے۔ یہاں کے شاعروں اور ادیبوں نے منظوم و منثور کی مختلف اصناف سخن میں اپنی محنت و کاوش سے رنگ برنگ کے جو پھول کھلائے ہیں اس کی خوشبو سے اردو کے شیدائیوں کے اذہان و قلوب معطر ہیں۔ انہوں نے جس طرح سے چمن اردو کی آبیاری کی ہے، دنیائے اردو اس سے بخوبی واقف ہے۔ فلق میرٹھی، رنج میرٹھی، اسماعیل میرٹھی، بیان میرٹھی، حزیں میرٹھی، حفیظ میرٹھی، نور میرٹھی، فہمیدہ ریاض، ساجدہ زیدی، زاہدہ زیدی اور پاپولر میرٹھی وغیرہ کے نام نامی عالمی شہرت و مقبولیت کے حامل ہیں۔ میرٹھ کے قلم کاروں میں مردوں کے شانہ بہ شانہ مستورات نے بھی کلام موزوں اور کلام غیر موزوں میں اپنی فن کاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ ان کے کلام میں لطیف احساسات، نازک خیالات، ملک و قوم کا درد، ندرت بیان کا ذکر جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ انہوں نے اپنے عمیق خیالات و نظریات سے سماجی اصلاح کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ میرٹھ کی متعدد شاعرات نے اپنے منفرد کلام، متفرق خیالات، عصری مسائل و اسلوب بیان سے اپنی الگ شناخت قائم کی اور اپنے شہر کی شہرت و مقبولیت کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے اور اردو ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

صابرہ سلطان نے منظوم و منثور دونوں میں اپنی فنکارانہ صلاحیت اور ذہنی بصیرت کے جوہر دکھائے ہیں۔ آپ شاعری میں حزیں تخلص کا استعمال کرتی تھیں تو نثر میں شکیبا کے قلمی نام سے اپنی فنکارانہ صلاحیت کے جوہر صفحہ قرطاس پر بکھیرتی تھیں۔ محمد اللہ کے گھر میں فروری 1919 میں صابرہ سلطان حزیں کی قلقاری سنائی دی اور ڈھائی برس کی عمر میں ہی والد ماجد محمد اللہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ تحصیل علم کی پیاس ننیہال میں رہ کر بجھائی۔ خاندانی ماحول اور اطراف و اکناف میں ادبی محفلوں و مجلسوں نے انہیں علم و ادب کا شیدائی بنا دیا۔ انہوں اپنی محنت و لگن سے

پنجاب یونیورسٹی سے اپنی پڑھائی مکمل کی۔ آپ بہت ہی نکھرا ہوا ادبی ذوق رکھتی تھیں جوان کی نثر نگاری سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ مکتوب نگاری میں ان کو کمال کا ملکہ حاصل تھا۔ ان کے خطوط کا اسلوب بہت ہی سادہ اور پختہ ہے۔ انہیں بات کو پر تکلف و پرکشش بنا کر مکالماتی انداز میں پیش کرنے کا ہنر خوب آتا ہے۔ ان کی شاعری میں محبوب سے جدائی کا درد ہے جو یاس وحسرت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس سے ملنے کی چاہت وآرزو بھی اپنے دل میں بسائے رکھتا ہے۔ ان کے کلام میں جذبات نگاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، جس میں شدت اور بے قراری کا احساس بھی ہے۔ ان کا طرز تکلم بہت ہی صاف اور شگفتہ ہے جس میں آبشار کی سی روانی دیکھنے کو ملتی ہے۔ انہوں نے اپنے کلام میں روزمرہ کے عام بول چال کے لفظیات کو بہت سلیقے کے ساتھ برتا ہے۔ جذباتی اعتبار سے آپ کا کلام بہت ہی بلند ہے۔ مثال کے طور پر ان کی نظم میری داستان سن لے کے یہ بند ملاحظہ ہوں جو ان کی جذبات نگاری کی عکاسی کرتے ہیں ۔

تجھے قسم ہے میری بے قرار آہوں کی
تجھے قسم ہے میری اشک بار آنکھوں کی
تجھے قسم ہے مری دیوانہ وار باتوں کی
امین قلب حزیں، میری داستان سن لے
ترے حضور میں کرلوں میں شرح آیت غم
تو آج سن لے مری خونچکاں حکایت غم
خدا گواہ! نہیں ہے مجھے شکایت غم
امین قلب حزیں، میری داستان سن لے (3)

ان کی غزلوں میں سوز وگداز اور غم والم کی بہتات ہے جس کا ذکر ان کے کلام میں جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے جو ان کی زندگی کے نشیب وفراز کا پتہ دیتا ہے۔ یہاں پر غزل کے چند اشعار توجہ کے طالب ہیں ۔

یہ ربط وضبط کہاں تک نبھائے جاؤں میں
کہ دل کا خون ہو اور مسکرائے جاؤں میں

جو کوئی سنتا رہے بیٹھ کر پس پردہ
تمام عمر اسی طرح گائے جاؤں میں

لبوں پہ دم ہے مگر ان کا حکم ہے یہ حزیں
کہ داستان محبت سنائے جاؤں میں (4)

خورشید اقبال حیا میرٹھ کے بلند پایہ شاعر صوفی نذیر احمد کی دختر نیک اختر اور گوہر اقبال حور کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ کا تعلق زبیری خانوادہ سے ہے۔ جو میرٹھ کے قرب و جوار میں بہت ہی مقبول و معروف ہے۔ انہوں نے جس ادبی ماحول میں آنکھیں کھولیں وہاں ہر وقت شعر و شاعری کا چرچا ہوتا رہتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے بھی بہت جلد وفا کی دیوی کے قدموں میں سر جھکا دیا اور دیوی نے ایسا آشیرواد دیا کہ تاعمر شاعری کرتی رہیں۔ ان کی نکھری ہوئی شاعری کے چرچے گھر کی چہار دیواری کو پار کر کے شہر میں چہار سو ہونے لگے۔ حیا میرٹھی نے اپنے عہد کے مشہور و معروف شاعر اور ماہر سخن سیماب اکبر آبادی کی شاگردی اختیار کر لی اور ان سے اپنے کلام پر اصلاح لیتی تھیں۔ وہ بہت عرصے تک خاتونِ مشرق میرٹھ کی مدیرہ بھی رہیں۔ وہ منظوم و منثور دونوں میں مہارت رکھتی ہیں کیونکہ انہیں عربی، فارسی، انگریزی پر عبور حاصل تھا۔ ان کا ذوق سلیم بہت نکھرا ہوا تھا جو قاری کو بہت جلد اپنی طرف متوجہ کر لیتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد وہ کراچی چلی گئیں اور وہیں 18/ مئی 1976ء میں وفات ہوئی۔ ان کے کلام میں رومانی، جذباتی، اصلاح نسواں اور قومی و ملی ہر نوع کی نظمیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ان کا طرز ادا بہت ہی نکھرا ہوا اور شگفتہ اور پختہ ہوتا ہے۔ ان کے کلام میں درد و الم اور سوز و گداز پایا جاتا ہے اور کہیں کہیں پر کیف و پر مسرت جذبات کا امتزاج بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ عربی و فارسی کے آسان لفظوں، سادہ تشبیہات و استعارات کے استعمال نے ان کے کلام میں روانی پیدا کر دی ہے۔ جو تسلسل مطالعہ کو دعوت دیتی ہے۔ وہ آزادی نسواں کی بات کرتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ خواتین جدو جہد کا جھنڈا اٹھائیں، بیداری پیدا کریں اور اپنے حقوق و مراعات کو حاصل کرنے کے میدان میں نکل پڑیں۔ وہ قوم و ملت کی آزادی کی بھی خواہاں ہیں اور خواتین سے علم بغاوت اٹھانے کی اپیل کرتی ہیں۔ یہاں پر وہ کہیں نہ کہیں علامہ راشد الخیری کے نظریہ اصلاح نسواں سے متاثر دکھائی دیتی ہیں۔ ان کی نظم "خاتونِ وطن سے" کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ذرے ذرے کو چمکا دے تیرا طوفانِ عمل — گرمیٔ احساس و ذوق بے نہایت چاہیے
کر دے جو ناپید دنیا سے جمود و بیخودی — تیری رگ میں وہ طوفان قیامت چاہیے
جور و استبداد کی زنجیر کو جو توڑ دے — دست بازو میں وہ قوت اور طاقت چاہیے
تیری ہستی کو جو لے پہنچے فرازِ عرش پر — تیرے دل میں وہ یقین فتح و نصرت چاہیے

حیاؔ میرٹھی کی شاعری میں محبوب سے گلہ وشکوہ اور عہد وفا کے ساتھ ساتھ درد والم کا ذکر ملتا ہے۔ فراق یار میں ان کی کیفیت جذباتی وجنونی ہو جاتی ہے، یہاں پر ان کے صبر کا پیانہ لبریز ہو چکا ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہوں ؎

بیان قصہ قلب نزار کیوں نہ کروں — تجھی پہ درد ترا آشکار کیوں نہ کروں

مجھے جب آپ سے، اپنے سے اعتبار وفا — تو ہی بتا کہ ترا اعتبار کیوں نہ کروں

وہ آنکھ جس کو دکھایا تھا تو نے روئے جمیل — تیرے فراق میں اب اشکبار کیوں نہ کروں

جو تو ہی مجھ کو نہ بھیجے کوئی پیام سکوں — قبائے صبر کو پھر تار تار کیوں نہ کروں (6)

گوہر اقبال نام اور تخلص حور ہے۔ آپ میرٹھ کے زبیری خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور حیاؔ میرٹھی آپ کی حقیقی بہن ہیں۔ گھر میں شعر وشاعری کا چرچا ہوتا تھا اور علمی وادبی موضوعات پر مباحث ہوا کرتے تھے، اسی علمی وادبی ماحول میں آپ کی شخصیت پروان چڑھی تھی۔ ان کا علم و ادب سے حد درجہ لگاؤ تھا۔ مذہبی اور دیگر علوم کے مطالعہ نے ان کی صلاحیت ولیاقت میں چار چاند لگا دیے۔ کثرت مطالعہ نے ان کے خیالات ونظریات میں وسعت پیدا کر دی۔ تسکین ذوق کے لئے شاعری کرتی تھیں۔ انہیں شہرت، مقبولیت ومحبوبیت کی کبھی فکر لاحق نہیں ہوئی۔ ان کا بیشتر کلام غیر مطبوعہ ہونے کے سبب ضائع ہو گیا ہے۔ ان کے کلام میں شگفتگی ورعنائی پائی جاتی ہے۔ ان کے یہاں جذبات اور رومان کا حسین امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہوں ؎

آہستہ آہستہ مرے تخیل میں آتا ہے تو — تسکین میں ڈوبے ہوئے نغمے سے برساتا ہے تو

اور میری نظروں میں بھی یوں مسکرا جاتا ہے تو — جیسے ہجوم ابر سے تارا چمک کر ہو عیاں

اے شاہد دور نہاں! اے شاہد دور نہاں! (7)

اسماعیل بیگم کا اصل نام اشرف زمانی ہے۔ آپ میرٹھ کے نواب محمد اسماعیل خان کی شریک حیات ہیں۔ عربی، فارسی اور انگریزی پر عبور حاصل تھا۔ اس وقت ہندوستان میں تحریک آزادی کی تحریک چل رہی تھی اور اسماعیل بیگم اس میں برابر شریک ہوتی رہتی تھیں۔ وہ اس عہد کے سماجی، مذہبی اور سیاسی نشیب وفراز سے بخوبی واقف تھیں۔ وہ خواتین کو بیدار کرنے کے لئے برابر کوشاں رہتی تھی۔ انہوں نے میرٹھ میں خواتین کو تعلیم یافتہ بنانے کے لیے حمیدیہ زنانہ اسکول قائم کیا تھا تاکہ عورتیں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر اپنے حقوق وآزادی کو حاصل کرنے کے لئے

جدوجہد کرسکیں۔ ان کا انتقال مئی 1940ء کو ہوا تھا۔ اسماعیل بیگم کو شعروشاعری سے گہرا لگاؤ تھا۔ ان کے کلام میں زبان وبیان کی صفائی، جوش وولولہ، سماجی زندگی کا شعور اور صداقت کو صاف طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ انہیں ادب کی افادیت ومقصدیت کا بخوبی احساس تھا اسلئے انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ قومی وملی اصلاح کا کام لیا ہے۔ بطور مثال چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

اگر دل سے رہا قانع تو شاہ خسرواں ہوگا　　تو کل دولت دارین کا طبل ونشاں ہوگا
خدا کے واسطے اے مسلم خوابیدہ اٹھ تو بھی　　ترا یہ خواب غفلت ایک دن خواب گراں ہوگا
مصیبت ہے کہ نسواں میں نہیں احساس خودداری　　نہ ہوگا اب اگر پیدا تو کب اے خواہراں ہوگا
اگر ہوجائے پیدا تیرے دل میں جذبہ خدمت　　تو اے خاتون مسلم تجھ سے روشن اک جہاں ہوگا (8)

ہمایوں کا آبائی وطن میرٹھ ہے جہاں سے انہوں نے اپنی تعلیم حاصل کی۔ اردو، فارسی اور انگریزی پر عبور حاصل تھا۔ ہمایوں ان کا اسم گرامی تھا اور اسی نام سے ہی تخلص کرتی تھیں۔ منظوم ومنثور دونوں میں اپنے فن کے جوہر دکھائے ہیں۔ ان کے کلام صفحہ قرطاس کی زینت نہیں بن سکے کیونکہ وہ مشاعروں میں جانے سے گریز کرتی تھیں اور اپنے کلام شائع کرانے سے بھی احتراز کرتی تھیں۔ ان کے کلام میں رومانیت، جذباتیت اور شگفتگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ انہوں نے اپنے طرز تحریر میں اردو وفارسی کے عام فہم الفاظ کا استعمال کیا اور مشکل تشبیہات واستعارات کو برتنے سے گریز کیا ہے۔ آپ کے بیشتر اشعار رومانی فضا میں سانس لیتے نظر آتے ہیں۔ کلام میں جذبات اور وصل کا تلاطم ہے جو نہایت شدید طور پر محسوس کئے جاسکتے ہیں۔ شاعری شدت جذبات کے کیف آور اور وجدانی کیفیت کے اظہار کے سوا کچھ اور نہیں اور اس کی بہترین مثال ہمایوں کے کلام میں موجود ہے۔ انہوں نے لمبی لمبی بحروں سے گریز کرتے ہوئے بیشتر چھوٹی بحروں کا استعمال کیا ہے۔ ان کے کلام کے یہ نمونے پیش خدمت ہیں

وعدہ وصل کر نہیں لیتے　　پھول کی طرح مسکراتے ہیں
بس تسلی نہ دو دم رخصت　　جائیے آپ روز آتے ہیں
نہیں ملتے اگر غریبوں سے　　ان کو دیوانہ کیوں بناتے ہیں (9)

خطہ میرٹھ علمی وادبی نقطہ نظر سے بہت ہی زرخیز علاقہ رہا ہے۔ یہاں کے قلم کاروں نے مختلف اصناف سخن میں اپنی فنکارانہ صلاحیت وفکری بصیرت کے جوہر دکھائے ہیں۔ تاباں میرٹھی،

رنج میرٹھی، اسماعیل میرٹھی، حفیظ میرٹھی، حزیں میرٹھی، حور میرٹھی، زاہدہ زیدی اور اسماعیل بیگم وغیرہ نے جس طرح سے اردو ادب کی آبیاری کی ہے، دنیائے اردو اس سے بخوبی واقف ہے۔ میرٹھ کے شاعروں کے شانہ بشانہ شاعرات نے بھی اپنی فن کاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ ان کے کلام میں لطیف احساسات، نازک خیالات اور عصری مسائل کا بیان جگہ جگہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں کی متعدد شاعرات نے اپنے منفرد کلام، متفرق خیالات، مختلف طرز ادا سے اپنی الگ شناخت قائم کی اور اپنے شہر کی شہرت، مقبولیت و محبوبیت کو بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔ شہر میرٹھ کی ان شاعرات کو پردہ گمنامی سے نکالنے اور ان کے کلام کو اردو کے قارئین تک پہنچانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ان کے کلام کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے۔

☆☆☆

کتابیات

1. صدارتی خطبہ۔ بیسویں صدی میں خواتین اردو ادب، مرتبہ۔ عتیق اللہ 2002، ص۔ 26
2. نظم جدید کی تثلیث۔ شاداب علیم، 2005 ص۔ 71
3. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 338
4. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 339
5. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 353
6. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 352
7. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 344
8. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 279
9. تذکرہ شاعرات اردو۔ محمد جمیل احمد 1944، ص۔ 755

Included in UGC Care List

हमारी आवाज़

آزادی کے ۷۵ سال

آزادی کا امرت مہوتسو

اتر پردیش اردو اکادمی کی اسکیمیں

اردو طلباء کو وظائف ☆ اشاعت کتب ☆ صوبے کے رجسٹرڈ اداروں/ کتب خانوں/ اداروں/ طباعوں کو مالی امداد ☆ اردو ادباء کو مجموعی ادبی خدمات اور اردو کتب پر انعامات ☆ مسودات کی طباعت کے لیے مالی امداد ☆ مصنفین کو ماہانہ مالی امداد ☆ اردو کتابت اسکول ☆ اردو کوچنگ سینٹر ☆ اردو کمپیوٹر سینٹر ☆ اردو کی مطبوعات کی فروخت ☆ سہ ماہی "اکادمی" اور ماہنامہ "خبر نامہ" کی اشاعت ☆ سیمینار/ سمپوزیم اور مشاعروں کا انعقاد ☆ اقلیتی طلباء کو سول سروسیز کی کوچنگ کے لیے اردو آئی اے ایس اسٹڈی سینٹر واقع یار محمد خاں روڈ، لکھنؤ ☆ بچوں کا رسالہ "باغیچہ" کی اشاعت، اردو ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا سینٹر واقع وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ ☆☆☆

اتر پردیش اردو اکادمی کی اہم مطبوعات

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	قیمت	نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	قیمت
۱۔	ساغر خیامی	باقر نقوی	215/=	۲۱	تنقیدی نظریات (دوم)	سید احتشام حسین	183/=
۲۔	مظہر امام	امام اعظم	208/=	۲۲	توبۃ النصوح	ڈپٹی نذیر احمد	92/=
۳۔	افتخار شناسی	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری	270/=	۲۳	گاندھی جی اور زبان کا مسئلہ	عشرت علی صدیقی	107/=
۴۔	پیام آفاقی	خان محمد آصف	224/=	۲۴	ابن الوقت	ڈپٹی نذیر احمد	126/=
۵۔	سالک لکھنوی	پروفیسر مظفر حنفی	216/=	۲۵	بادشاہ نصیر الدین	مرزا وجاہت حسین	42/=
۶۔	حسین طارق ہاشمی	ڈاکٹر زکی طارق	216/=	۲۶	حیات سعدی	خواجہ الطاف حسین حالی	100/=
۷۔	پروفیسر قمر رئیس	پروفیسر توقیر احمد خاں	245/=	۲۷	ناٹک ساگر	نورالٰہی و محمد عمر	163/=
۸۔	ڈاکٹر اسعد بدایونی	حسیب سوز	245/=	۲۸	تنقید اور عملی تنقید	سید احتشام حسین	183/=
۹۔	[illegible]	ڈاکٹر تابش مہدی	245/=	۲۹	پنجاب میں اردو	محمود شیرانی	160/=
۱۰۔	عابد سہیل	ڈاکٹر صبیحہ انور	245/=	۳۰	انتخاب مقالات سید سلیمان ندوی	مرتبہ صباح الدین عبدالرحمٰن	30/=
۱۱۔	جوگیندر پال	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری	287/=	۳۱	انتخاب کلام فراق گورکھپوری	مرتبہ ڈاکٹر افغان اللہ خاں	86/=
۱۲۔	تعلیم نسواں	نسرین احمد	170/=	۳۲	عصمت شناسی	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری	248/=
۱۳۔	معیاری نثر و نظم (اول)	حامد ندیم	73/=	۳۳	ادب پارے نثر	سید احتشام حسین	45/=
۱۴۔	معیاری نثر و نظم (دوم)	حامد ندیم	85/=	۳۴	ادب پارے نظم	سید احتشام حسین	45/=
۱۵۔	مثنوی سحر البیان	میر حسن	108/=	۳۵	منتخب غزلیں	مجلس مشاورت	65/=
۱۶۔	مثنوی گلزار نسیم	دیا شنکر نسیم	70/=	۳۶	منتخب نظمیں	مجلس مشاورت	60/=
۱۷۔	اقبال نظر	سید احتشام حسین	105/=	۳۷	ملک زادہ منظور احمد	انور جلال پوری	263/=
۱۸۔	انیسیات	سید مسعود حسن رضوی	91/=	۳۸	کلیم عاجز	پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی	173/=
۱۹۔	پریم چند نئے تناظر میں	پروفیسر علی احمد فاطمی	80/=	۳۹	ندا فاضلی	پروفیسر علی احمد فاطمی	278/=
۲۰۔	تنقیدی نظریات (اول)	سید احتشام حسین	196/=	۴۰	سید حامد	ڈاکٹر سید اقبال عاصم	140/=

اکادمی کی مطبوعات کی خریداری و دیگر تفصیلات کے لیے رابطہ کریں
سکریٹری، اتر پردیش اردو اکادمی، وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ-226010
فون: 0522-4022924 ، موبائل: 7081007078